راجہ ذاکر خان

فلسطین کی آزادی کے جاں گسل تقاضے اور حماس کی جدو جہد کے بارہ سال......!

۱۴ دسمبر ۱۹۸۷ء کو وجود میں آنے والی اسلامی مزاحمتی تحریک (حماس) اپنے شاندار بارہ سال گزارنے کے بعد اس عزم کیساتھ اکیسویں صدی میں قدم رکھ رہی ہے کہ ان شاء اللہ یہ صدی فلسطین سمیت دیگر مقبوضہ علاقوں کی آزادی کی صدی ہے۔

اس مثالی اسلامی تحریک کے بانی اور روح رواں مجاہد شیخ احمد یاسین ہیں جو معذور ہونے کے باوجود آٹھ سال تک مسلسل اور وقفے وقفے سے تقریباً گیارہ سال اسرائیلی عقوبت خانوں میں گزار چکے ہیں جو اپنی مرضی سے کھانا کھا نہیں سکتا جو کھڑا نہیں ہو سکتا سوائے سر کے اس مرد مجاہد کا پورا جسم مفلوج ہے اسرائیلی جیلوں کے اندر گئے دوسری بیماریوں کا شکار بھی ہو چکے ہیں بینائی اور سننے کی حس بھی ان ظالموں نے سزاؤں کے ذریعہ کم کر دی ہے۔

اسرائیلی آرمی نے اس مرد مجاہد کو اپنے راستے سے ہٹانے کیلئے دنیا کا ہر ظلم آزمایا مگر شیخ احمد یاسین کو اپنے راستے سے نہ ہٹا سکی۔ اس معجزہ نما انسان کی ایک ایک بات مسلمانوں کے قلب و جاں کو ہلا کر رکھ دیتی ہے انسانوں کے اندر کشمکش پیدا کر دیتی ہے اور مجاہدین اسلام اپنے سروں کو ہتھیلی پر رکھ کر میدان کارزار میں کود پڑتے ہیں اور اسرائیلی آرمی پر اس طرح حملہ کرتے ہیں جیسے ان کو جنت سامنے نظر آ رہی ہو اپنے گھر کی چارپائی پر لیٹے ہوئے اس شخص کی کال پر دنیا کہ ہر کونے میں مسلمان اٹھ کھڑے ہو جاتے ہیں اس مجاہد نے ایک بار فرمایا کہ میں قید کے دوران قرآن کی ایک سورۃ پڑھتے پڑھتے سو گیا اور خواب میں دیکھتا ہوں کہ آنے والا وقت مسلمانوں کے عروج کا وقت ہے اور تمام ظالم طاقتیں مٹ رہی ہیں تب میں نے اور یکسو ہو کر کام شروع کیا ہے۔

۸ دسمبر ۱۹۸۷ء کو پھوٹنے والا انتفاضہ جس نے پورے فلسطین کو گھیرے میں لیا ہوا ہے اسی مرد مجاہد کے تربیت یافتہ افراد نے شروع کیا ہے جو خالصتاً اسلامی بنیادوں پر شروع کیا گیا ہے جس میں کسی کے ساتھ ناانصافی نہیں ہوتی اپنے حق اور اسلامی وقف القدس کے حصول کے لئے حماس نے سوچ سمجھ کر جہاد کو راستے کو اختیار کیا ہے۔

گزشتہ ایک صدی سے فلسطینیوں پر ظلم کے پہاڑ توڑے گئے مسلمان ہونے کی وجہ سے فلسطینیوں کی تذلیل کی گئی لاکھوں انسانوں کو شہید اور لاکھوں کو دربدر کیا گیا بستے گھروں اور لہلہاتے کھیتوں کو ویران کیا گیا مسلمانوں کے مقدس مقامات کو اصطبل میں تبدیل کیا گیا مگر افسوس کہ انسانی حقوق کی ساری تنظیمیں خاموش رہیں اقوام متحدہ قرار دادیں ہی منظور کرنے سے آگے نہ بڑھ سکیں ظالم درندے مظلوم فلسطینیوں کا قتل عام کر کے فخر محسوس کرتے عفت مآب خواتین کی ابروریزی کر کے مسلمانوں کی دینی غیرت کو للکارتے ہر یہودی کے ذمہ لگایا گیا تھا کہ اس نے اتنے فلسطینیوں کو قتل کرنا ہے اتنی خواتین کی ابروریزی کرنی ہے اور یہ ظلم یہودی اپنی میٹنگ کے اندر اپنی کارگزاری بیاں کرتے جو سب سے زیادہ قاتل ہوتا جو سب سے زیادہ آبروریزی کرتا وہ یہودیوں کے ہاں عزت پاتا اسکو عہدے دیئے جاتے اور مزید یہودیوں کو اسکے لئے تیار کیا جاتا کہ وہ فلسطینیوں کو قتل کریں۔

حتی کہ یہاں تک بھی ہوا کہ یہودیوں نے مسلم خواتین کی عزت تار تار کر کے چیختی چلاتی خواتین کو کہا کہ بتاؤ ہمارے محمد ﷺ کے ماننے والے کہاں ہیں بلاؤ انکو اپنی مدد کیلئے (نعوذ باللہ) ہم نے انکو ملیا میٹ کر دیا ہے اور وہ بدلہ چکا دیا ہے جب محمد ﷺ نے ایک لڑکی کی عزت لٹنے کی وجہ سے ہمیں مدینے سے نکال دیا تھا آج کوئی نہیں ہے جو تمہاری مدد کرے ان درندوں اور پاگل کتوں کے خلاف کسی نے بات نہیں کی کسی نے نہیں کہا کہ یہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے کسی نے انکو دہشت گرد نہیں کہا جو دنیا کے کونے کونے سے آکر فلسطینیوں پر ظلم کر رہے تھے۔ اور آج تک یہ سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔

جب اسلامی مزاحمتی تحریک نے فلسطینی عوام کے دفاع کیلئے عسکری مزاحمت کا آغاز کیا یہودی قبضے کے خلاف جو انکا قانونی حق بھی تھا مگر ان مظلوم فلسطینیوں پر ایک بار پھر دہشت گردی کا الزام لگا کر انکے اس حق کو بھی چھیننے کی کوشش کی جارہی ہے۔ بدمعاش امریکہ نے دومرتبہ حماس کو دہشت گرد تنظیم قرار دیا ہے۔ اور ساری دنیا سے اپیل کی ہے کہ وہ اس تنظیم کے ساتھ ہر طرح کا رابطہ منقطع کرے۔

جبکہ اسلامی تحریک نے بارہا اعلان کیا ہے کہ ہمارا مقصد قابض یہودیوں کے خلاف مزاحمت کرنا ہے جنھوں نے زبردستی فلسطین پر قبضہ کیا ہے اور بڑے پیمانے پر انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں کر رہے ہیں اور یہ تحریک نہ صرف سیاسی اور عسکری سطح پر کام کر رہی ہے بلکہ اسکا مقصد اچھے دانشور سماجی کارکن تیار کرنا ثقافتی تبدیلیاں لانا طب کے شعبے میں اسلامی نظریہ رکھنے والے ڈاکٹرز تیار کرنا رفاہی ادارے قائم کرنا اور انکے ذریعہ غریب فلسطینیوں کی مدد کرنا جو آج بھی کیمپوں میں کسمپرسی کی زندگی گزار رہے ہیں تعلیم جو بنیادی چیز ہے اسکو عام کرنا تعلیمی ادارے قائم کرنا اور غریب طلبہ کو وظائف دینا شامل ہے اور فلسطین کو باخبر رکھنا کہ یہودی انکی

اصلیت کو ختم کرنا چاہتے ہیں امریکہ کے نزدیک اسلامی بنیادوں پر فلاح و بہبود کے کام کرنے والے دہشت گرد قرار پاتے ہیں اپنے حقوق کی بازیابی کیلئے جدو جہد کرنے والے دہشت گرد اور انکی زمینوں مکانوں پر قبضہ کرنے والے امن پسند گردانے جاتے ہیں ان تمام مشکلات اور مسائل کے باوجود اسلامی مزاحمتی تحریک (حماس) بارہ سالوں میں وہ تمام اہداف حاصل کرنے میں کامیاب رہی ہے جو تحریک کے افراد نے طے کئے تھے اور یہ تنظیم اب فلسطینی منظر پر ایک نمائندہ تنظیم بن کر فلسطینیوں کی نمائندگی کررہی ہے اور فلسطینی عوام کو اس نہج پر لا کھڑا کیا ہے کہ وہ بغیر بیرونی مدد کے اسرائیلی آرمی کے خلاف آزادانہ طور پر جہاں چاہیں کاروائی کرسکتے ہیں۔ جدید طریقہ جہاد سے دشمن کو زیادہ سے زیادہ نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ اور ان بارہ سالوں میں جتنا نقصان قابضین کو ہوا ہے اتنا گزشتہ پورے عرصے میں نہیں ہوا ہے اور اسی بنیاد پر صہیونیوں نے باہر سے مزید مدد طلب کی کیونکہ اسرائیلوں کا دعویٰ تھا کہ وہ ۲۰۰۰ء میں عظیم اسرائیل قائم کردیں گے اور ایک دنیا پر انکی حکومت ہوگی اسرائیل کے بڑھتے ہوتے قدموں کو نہ صرف روک دیا گیا بلکہ انکو پسپائی پر مجبور کردیا گیا اور وہ جو دنیا پر قبضے کا دعویٰ کررہے تھے تل ابیب کے اندر غیر محفوظ ہوگئے۔

شیخ احمد یاسین نے جب فلسطینیوں کو کامیابی کا راستہ دکھایا تو عالمی استعمار جو اسرائیل کی پشت پر تھا نئے انداز سے سازشیں تیار کرنے لگا شیخ احمد یاسین کو گرفتار کرلیا گیا اور دیگر قیادت کو فلسطین بدر کردیا ۱۹۹۲ء کو چار سو سے زیادہ اہم رہنماؤں کو لبنان اور فلسطین کی سرحد پر بھیج دیا گیا شدید برف باری اور خوراک نہ ہونے کی وجہ سے ان افراد کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا لبنان نے انکو لینے سے انکار کردیا یہاں پر کسی صحافی اور دیگر تنظیموں کو جانے کی اجازت نہیں تھی مگر اللہ کے مجاہد وہاں بھی ڈٹے رہے یہ کاروائی حماس کے خلاف اس لئے کی گئی تھی کہ میڈرڈ کانفرنس ۱۹۹۱ء کے بعد اسلامی مزاحمتی تحریک (حماس) کے عسکری ونگ عزالدین القسام نے ایک کاروائی کی جس میں اسرائیلی فوجیوں کو گرفتار کیا اور بعض کو ہلاک کیا تھا یہ اسرائیلی آرمی کے خلاف ایک بڑی جاندار کاروائی تھی جسکی وجہ سے اسرائیل خوف زدہ ہوچکا تھا اور اب فلسطینیوں کو ہمت پیدا ہوئی کہ ہم بھی اسرائیل کے خلاف کاروائی کرسکتے ہیں اس سے حماس کی شہرت میں اضافہ ہوا فلسطینی عوام جوق در جوق اس تحریک میں شامل ہوئے۔

دم توڑتے ہوئے مسئلہ فلسطین کو ایک بار پھر زندہ اور حل طلب مسئلہ بنادیا گیا تھا جو استعمار کے لئے پریشان کن تھا اور یہ جہاد اس لئے بھی زیادہ توانا ہوا کہ افغانستان کے اندر مجاہدین نے رشیا جیسی سپر طاقت کو نقشے سے مٹادیا تھا اس جہاد سے فلسطینیوں نے سبق حاصل کیا اور اسرائیل کیخلاف جہاد کا اعلان کیا اور مختلف عرب اور اسلامی ممالک میں اپنے سیاسی دفاتر قائم کئے۔

اس بڑھتی ہوئی تحریک کو دیکھ کر یہودیوں نے اوسلو معاہدہ ۱۹۹۳ء پر دستخط کر کے ایک خوفناک سازش تیار کی فلسطینیوں کے خلاف تاکہ ان کو آپس میں لڑا کر انکی طاقت کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے مٹادیا جائے اس مقصد کی تکمیل کیلئے انہوں نے یاسر عرفات کو مہرے کے طور پر استعمال کیا۔

شیخ احمد یاسین اور انکی پوری قیادت نے نہایت حکمت کے ساتھ کام کیا جبکہ یاسر عرفات اتھارٹی نے پوری کوشش کی جو یہودیوں نے انکو بتائی تھی حماس کو ختم کرنے کیلئے غزہ کی پٹی میں ایک مسجد کے باہر (۱۵) معصوم فلسطینیوں کو اتھارٹی نے فائرنگ کر کے شہید کر دیا اور الزام لگایا کہ یہ حماس نے یہ کاروائی کی ہے تاکہ اسکے خلاف بڑے پیمانے پر گرفتاریاں کی جا سکیں اسکے فوراً بعد یاسر عرفات اتھارٹی نے پانچ عسکری ونگ عزالدین القسام کے سپریم کمانڈر شہید کئے تاکہ عسکری مزاحمت کو ختم کیا جاسکے یہ اوسلو معاہدے کا اہم حصہ تھا اور اسوقت بھی یاسر عرفات اتھارٹی کی جیلوں میں پانچ سو سے زیادہ قیدی ایسے ہیں جو اسلامی تحریک کے مرکزی راہنما ہیں انکو وائی ریور معاہدے کے موقع پر گرفتار کیا گیا تھا اور دو سال گزرنے کے باوجود نہ ان پر کوئی مقدمہ چلا نہ انکو عدالت میں پیش کیا گیا صرف جیلوں میں بند ہیں یہ تمام کاروائی اسرائیل اور امریکہ کے کہنے پر کی جا رہی ہے دوسری طرف اسرائیل نے نئی یہودی بستیوں کی تعمیر کا کام جاری رکھا ہوا ہے فلسطینیوں کو انکے گھروں سے آج بھی نکالا جا رہا ہے۔ یروشلم کو یہودی شہر بنانے کیلئے ہر طرح سے کام جاری ہے فنڈز اکٹھے کئے جا رہے ہیں، مسجد اقصیٰ کو گرا کر ہیکل سلیمانی تعمیر کرنے کیلئے ایک پڑوسی ملک میں اسکے تمام لوازمات تیار ہیں اور صرف گھنٹوں میں اسکو تعمیر کیا جائے گا، مگر مسلمان حکمرانوں اور امت مسلمہ کو اسکا ادراک نہیں ہے حماس نے جو آواز بلند کی ہے تو امریکہ سمیت دیگر ممالک انکے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے ہیں امریکہ نے ڈاکٹر موسیٰ ابو مرزوق کو تقریباً دو سال اپنی جیلوں میں بند رکھا بغیر کوئی وجہ بتائے۔

خالد مشعل پر اردن میں قاتلانہ حملہ کیا گیا اور موساد کے ایجنٹ گرفتار بھی ہوئے مگر انکے پاس طاقت تھی وہ آزاد کر دیئے گئے ' آج اس سے زیادہ خطرناک سازش تیار ہوئی ہے کہ امریکہ اسرائیل یاسر عرفات نے اردن کی حکومت کو مجبور کیا ہے کہ وہ حماس کے تمام دفاتر بند کرائے اور اردن کی حکومت نے حماس کے دفاتر بند کر کے قیادت کو ملک بدر کر دیا ہے جو آج کل قطر میں ہیں اور وہاں پر بھی انکو کسی طرح کا سیاسی کام کرنے کی اجازت نہیں ہے یہ تمام حقائق امت مسلمہ کو بیدار کرنے کیلئے کافی ہیں یہ تمام سازشیں فلسطین کو آزادی کی نعمت سے روکنے کیلئے کی جا رہی ہیں اور اس موقع پر انسانی حقوق کی تنظیمیں خاموش ہیں اس طرح کبھی نہیں ہوا کہ اپنے ہی شہریوں کو دوسروں کے کہنے پر اپنے ملک سے نکال دیا جائے اور وہ بھی القدس کی آزادی کیلئے کام کر رہے ہوں یہ تو غداری کے مترادف ہے ماہ رمضان اس بات کا تقاضہ کرتا ہے کہ ہم سب مل کر انبیاؑ کی سرزمین

فلسطین اور یروشلم کے بارے میں ایک موقف اختیار کریں اور اسلامی مزاحمتی تحریک کے پشتی بان بن جائیں تاکہ مسجد اقصیٰ سمیت دیگر مقبوضہ علاقوں کو بھی آزاد کرایا جاسکے۔ جس طرح مشرق وسطیٰ میں سازشوں کے خلاف جال بنے جارہے ہیں صرف اسرائیل کو تسلیم کرانے اور مسلمانوں کو کمزور کرنے کے لئے کئے جارہے ہیں میڈلین البرائٹ کا دورہ شام اسی سازش کا حصہ ہے جس طرح اردن سے اسرائیل کو تسلیم کرائے کہ فلسطین کو دیس سے نکال دیا گیا ہے اسی طرح شام اور پھر مکمل طور پر اسرائیل کی حکومت ہوگی اسکے سامنے کوئی بند باندھنا مشکل ہوگا آج وقت ہے کہ ہم اپنی پالیسی واضح کریں اور اس رستے ہوئے ناسور کو کاٹ پھینکیں ورنہ یہ تمام جسم مفلوج کردے گا اور اسوقت اسکا علاج بھی ممکن نہیں ہوگا ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اس خطرناک پالیسی کو سمجھ کر اس کے خلاف کام کریں انڈیا اسرائیل عسکری تعاون بھی کسی سے پوشیدہ نہیں ہے اسرائیل کی خواہش ہے کہ وہ اپنے مقابلے میں آنے والے ملک کو کچل دے اور اسی بنیاد پر وہ پاکستان کے خلاف ہندوستان کے ساتھ سازباز کررہا ہے۔

(بقیہ صفحہ نمبر ۲۱ سے)

ہے بہت سی باتیں جو کہ ناجائز ہوتی ہیں بے تکلفی سے پہلے طے کی جاتی ہیں مثلاً جہیز کا لین دین' باراتیوں کی کمی بیشی' اچھی بری جگہ پر شادی اور ولیمے کا پروگرام۔ اگر اس کے ساتھ یہ تلخ باتیں بھی طے کرلی جائیں مثلاً حق مہر خالصتاً شرع کی بات ہے خلع اور طلاق وغیرہ کی بات تو اس سے بھی زیادہ ضروری ہے اور ان باتوں کو طے کرنے سے زندگی میں سکون ہوگا۔ راقم الحروف کی یہ سوچ اگرچہ ایک دیوانے کی سوچ لگے گی مگر کچھ صحافی حضرات اور علمائے کرام کوشش کریں تو معاشرے کے یہ سلگتے ہوئے روگ کم بھی ہوجائیں گے اور ختم بھی میں آپ کو حلفاً قسماً کہتا ہوں کہ پاکستان کا شاید ہی کوئی خاندان بچا ہو جہاں پر ان مسائل سے دوچار ہو کر بچیاں برباد بھی ہورہی ہیں اور حالات کی پریشانی میں زندگی کو کوس رہی ہیں۔ اور ماں باپ اپنی پریشانیوں میں زندہ درگور ہورہے ہیں۔